مذاق بن کر رہ گیا ہے۔ مردوں کے نام کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو رہا ہے، یعنی پہلے باپ کا نام بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے۔ اور تلفظ میں بھی انتہائی غلط، اور معانی کے لحاظ سے تو اور عجیب صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

اگر چہ یہاں کوئی نام تحریر نہیں کر رہا، تا کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ بہر حال تعلیم یافتہ لوگوں کو چاہیے کہ لغوی ونحوی، ادبی وکلامی اور بالخصوص اسلامی احکام کی روشنی میں صوری ومعنوی لحاظ سے اپنے ناموں کا تجزیہ کریں۔ بہت سے نام کئی پہلوؤں سے قابل اصلاح ہیں۔ رحمت عالم ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام ؓ نے مرد وعورت کے اسماء تو کجا وادیوں، شہروں، اور شعوب وقبائل کے اسماء میں ظاہری اور معنوی حسن کو اجاگر کیا ہے، اور اس طرح اس دنیا کو ایک جنتی معاشرے میں بدلنے کی ہمہ وقت مساعی کی ہیں۔ (جاری ہے)

قوا انفسکم و اھلیکم نارا قسط: (۱)

اسلامی تربیت

پروفیسر ڈاکٹر خالد حامد الحازمی
ترجمہ و تلخیص: ابوعزام

''اسلامی تربیت'' تشریع اسلامی کی عملی صورت ہے۔ کیونکہ اسلام محض علمی نظریات کا نام نہیں ہے؛ بلکہ اسلامی تعلیمات کا اصل مقصد اس کی عملی تخلیق ہے۔اسی لیے نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو تعلیم دینے کے ساتھ ان کی عملی تربیت کا خوب اہتمام بھی فرمایا، جس کے نتیجے میں انسانی زندگی اور تاریخ کا دھارا ہی تبدیل ہو گیا۔ اور آپ ﷺ کی تربیت سے بغض وعداوت، جنگ وجدل اور ہر قسم کی برائیوں بھی گری ہوئی اقوام ہلاکت سے بچ گئیں۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام ؓ نے رسول اکرم ﷺ کے طرز پر تابعین کی رہنمائی اور تربیت کا اہتمام کر کے بہت سے علماء اور انسانیت کے لیے رہبر و رہنما پیدا کیے، جن کی سیرت و کردار اور ان کا طرز عمل آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

صحابہ کرام ؓ کے بعد تابعین نے تربیتی عمل میں اپنی بھرپور توانائیاں صرف کیں۔ ان کی تربیت کے آثار کئی نسلوں کی سیرت و کردار میں ہمیں واضح طور پر نظر آتے ہیں، جو تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔ قرون مفضلہ کے بعد اگرچہ تربیت کے حوالے مد و جزر شروع ہو گئے؛ لیکن یہ بات بھی حقیقت ہے کہ تاریخ میں کوئی زمانہ ایسا نہیں رہا، جس میں نسل نو کی اسلامی تربیت کا اہتمام نہ کیا گیا ہو۔

جہاں تک اسلامی تربیت کے حوالے سے تصنیفات کا تعلق ہے، علماء اسلام نے خصوصی اہتمام کے ساتھ لکھا ہے۔ متقدمین علمائے کرام کے اخلاق، تعلیم اور زہد و تقویٰ کے عنوانات پر بہت سی تصنیفات موجود ہیں۔ بطور مثال چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

تعلیم و تعلّم پر لکھی گئی تصنیفات:

۱۔ آداب المعلمین مصنفه ابن سحنون المالكي الأندلسي۔(ت۲۵۶)

۲۔ الجامع لأخلاق الراوي و آداب السامع مصنفه خطيب البغدادي۔(ت۴۶۳)

۳۔ الحث على الحفظ مصنفه ابن الجوزي(ت۷۳۳)

تربیت اور اخلاق پر لکھی گئی تصنیفات:

۱۔ أدب الدنیا والدین مصنفہ ماوردی(ت۴۵۰)

۲۔ أیها الولد مصنفہ ابو حامد الغزالی(ت۵۰۵)

۳۔ تحفة المودود بأحکام المولود مصنفہ ابن القیم(ت۷۵۱)

زہد پر لکھی گئی تصنیفات:

۱۔ کتاب الزهد مصنفہ عبداللہ بن المبارک(ت۱۸۱)

۲۔ کتاب الزهد مصنفہ امام وکیع بن الجراح(ت۱۹۷)

۳۔ کتاب الزهد مصنفہ امام احمد بن حنبل(ت۲۴۱)

مذکورہ بالا تصنیفات اوران کے علاوہ دیگر کتب سے یہ واضح ہوجاتی ہے کہ علمائے سلف نے تربیت کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ علاوہ ازیں علوم اسلامیہ میں تربیت کے حوالے سے بہت سا مواد موجود ہے۔جس سے بعض کے ہاں موجود اس التباس کا ازالہ ہوجاتا ہے۔کہ علم تربیت اہل مغرب سے لیا گیا ہے،جنھوں نے اپنے پیشرو یونانی فلسفیوں سے حاصل کیے تھے۔شاید مغربی مصنفین کی تصنیفات عام ہونے سے بعض لوگوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے،کہ تربیت دراصل مغربی نظریات اور افکار کی پیداوار ہے، جو عقائد،اخلاق اور تربیت کے حوالے سے منحرف خیالات کے حامل ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دور میں بھی اسلامی مفکرین نے مغرب کی جانب سے تعلیم تربیت کے حوالے کے طور پر آنے والی انحرافات اور اسلامی مصادر سے اہمال کا بروقت ادراک کرتے ہوئے اسلامی اصولوں پر مبنی کتب تصنیف کرکے امت کی بہت ہی اہم ضرورت پوری کی ہے۔

تربیت کا مفہوم

لغوی اعتبار سے ’’تربیت‘‘ اصلاح،نمو،تعلیم،سرپرستی اور دیکھ بھال جیسے معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔قرآن مجید میں تربیت درج ذیل معنوں میں استعمال ہوئی ہے:

۱۔ **حکمت اور علم:** جیسے اللہ کا فرمان ہے ﴿وَلَـٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ﴾[ال عمران:۷۹] ’’لیکن تم سب رب کے ہوجاؤ،تمہارے کتاب سکھانے کے باعث۔‘‘ حضرت ابن عباس ؓ اس آیت کی

تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی تم حکماء، علماء اور حلماء بن جاؤ۔

۲۔ دیکھ بھال، پرورش اور خیال رکھنا: جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً﴾[الاسراء:۲٤] ''اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ایسے ہی رحم فرما جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔''

تربیت کی اصطلاحی تعریف:

امام بیضاوی کہتے ہیں: ''کسی شے کو آہستہ آہستہ کمال تک پہنچانا تربیت ہے۔''[تفسیر بیضاوی سورۃ الفاتحہ]

تربیت کے اصطلاحات ﴿ ﴾[ ]''''

تربیت سے متعلق بہت سے اصطلاحات استعمال ہوتے ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ اصلاح: یہ ''فساد'' کی ضد ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا﴾[الأعراف:٥٦] ''زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ مچاؤ'' اصلاحی تبدیلی، تحسین اور نمو کا تقاضا کرتا ہے۔

۲۔ تادیب: سماج میں پسندیدہ سمجھی جانی والی چیزیں سیکھانا۔

۳۔ تہذیب: اخلاقی تعلیم دینا۔

۴۔ تزکیہ: یعنی پاک صاف کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ﴿وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾[ال عمران:١٦٤] ''اور اللہ کا نبی ﷺ انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔''

تربیت کی اہمیت

علم تربیت کی اہمیت: انسانی حالات سے واقفیت اور فہم' ان کے ساتھ تعامل اور اثر انداز ہونے میں مدد ومعاون ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح تربیت کے وسائل سے آگاہی عملی طور پر مربی کو مدد فراہم کرتا ہے۔ محض علم' افراد کو خیر و بھلائی کے راستے پر چلانے کے لیے کافی نہیں ہے۔ لوگوں کو منافع بخش راستے پر چلانے کے لیے جب تک مجاہدہ، نصیحت، تذکیر، ترغیب اور تربیت جیسے وسائل کے ذریعے نفس کی اصلاح نہ کی جائے۔ اسی لیے لوگوں کی چار قسمیں کی جاتی ہیں:

۱۔ **باعلم عالم:** جس کو علم کے ساتھ ساتھ عمل کی توفیق بھی ہوتی ہے۔

۲۔ **بے علم بے عمل:** یہ قسم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مصداق ہیں: ﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ

البُکُمُ الَّذِیْنَ لاَ یَعْقِلُوْنَ ﴾[الأنفال:۲۲] ''بیشک بدترین خلائق اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو بہرے ہیں گونگے ہیں جو کہ (ذرا) نہیں سمجھتے۔''

۳۔ **عالم بے عمل:** لوگوں کا یہ طبقہ جاہل ہے؛ بلکہ جاہل سے بدتر ہے۔

۴۔ **عالم کم عمل:** اس طبقہ کو اگر صحیح منہج کی اقتداء کا موقع ملے، تو ان خوش نصیبوں میں شمار ہوسکتا ہے، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ یُّطِعِ اللہَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ أَنْعَمَ اللہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ والشُّھَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ﴾[النساء:۶۹] ''اور جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، جیسے نبی، صدیق، شہید اور نیک لوگ، یہی بہترین رفیق ہیں۔''

تربیت کے موضوع پر تصنیف وتألیف کی اہمیت

اس موضوع پر لکھنے کی اہمیت درج ذیل امور سے واضح ہوتی ہے:

۱۔ تربیت کے موضوع پر بعض مغربی مفکرین کی لکھی ہوئی تصنیفات عالم اسلام میں آگئی ہیں، جن میں اسلامی تعلیمات کے مخالف افکار وخیالات پائے جاتے ہیں۔

۲۔ تربیت کے موضوع پر بعض عالم اسلام کے لکھاری ان مغربی لکھاریوں سے متأثر نظر آتے ہیں، اور وہ ان کی ہر بات کو مسلم اور حتمی سمجھتے ہیں۔

۳۔ والدین، اساتذہ اور تربیت کاروں کے لیے اس حوالے سے گائیڈ لائن فراہم کرنے کی ضرورت ہے، جو ان کے لیے بہترین اُمت تیار کرنے میں معاون ہوں۔

تربیت کے عمل کی اہمیت

ایک فرد کے لیے اپنے زیرنگرانی افراد کی صحیح تربیت کرنا، انتہائی اہم ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے'' ألا کلُّکم راعٍ و کلُّکم مسئولٌ عن رعیتِه، فإنّ الإمامَ راعٍ ومسئولٌ عن رعیتِه، والرجلُ راعٍ فی أھلِه ومسئولٌ عن رعیتِه، والمرأۃُ مسئولۃٌ فی بیتِ زوجِھا ومسئولٌ عن رعیتِھا ......''[متفق علیہ]

''خبردار! تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی مسئولیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم وقت